غزل

دلِ امید نے پکارا ہے
تو مجھے حسرتوں سے پیارا ہے

نام کچھ ہم انا کا لیں ورنہ
تری چاہت میں سب گوارا ہے

عشق میں آپ اک ہمارے ہیں
جو بھی باقی ہے سب تمہارا ہے

غمِ دوراں ہو کہ غمِ جاناں
بس تری یاد کا سہارا ہے

زخم گہرا دکھائی دیتا ہے
تیر کس بے رخی سے مارا ہے

چل ترے ساتھ ہو لئے ہم بھی
ورنہ منزل یہی کنارا ہے

آج پھر جھوم اٹھے ہیں بادل
اس نے پھر سعدؔ کو پکارا ہے